B.A. Part I
Paper I
Dept. of Urdu

"اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا حصہ"

صوفیوں کا طریقۂ کار محو محبت رہا ہے۔ سب کو اپنی محبت میں محو کر لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان لوگوں نے انسانی دلوں کو جیتنے میں وہ کام کیا۔ جو کسی حکومت اور بادشاہ سے بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ان صوفیوں، درویشوں کو وہ قوت حاصل رہی ہے کہ بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی اپنا سر جھکانا پڑتا تھا۔

مسلمان درویش ہندوستان میں پُر خطر اور دشوار گزار راستوں، پہاڑوں اور لق و دق بیابانوں کو طے کر کے ایسے مقامات پر پہنچے جہاں کوئی اسلام اور مسلمان کے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ اور یہاں کی ہر چیز اجنبی تھی۔ یہاں تک کہ آب و ہوا، آداب و اطوار، لباس، بات چیت ہر چیز یہاں اہل ملک کی طبیعت کی مخالف تھیں لیکن آج حال یہ ہے کہ انہیں گزرے سینکڑوں سال ہو چکے ہیں مگر اب بھی ہزاروں لاکھوں بندگانِ خدا صبح و شام انکے آستانوں پر ایڑیاں رگڑتے ہیں اور جن مقامات پر ان کے قدم پڑے تھے وہ اب تک مشرف ان کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس دلوں کو کھینچنے کا وہ سامان تھا جو نہ امراء اور سلاطین کے پاس ہے اور نہ علماء و حکماء کے پاس۔

لیکن دلوں کو ہاتھ میں لانے کے لیے سب سے پہلی چیز ہم زبانی ہے۔ ہم زبانی کے بعد ہم خیالی پیدا ہوتی ہے۔ درویش کا خیمہ سب کے لیے کھلا تھا۔ ان کے پاس بلا اعتراض ہر شخص آتا اور ان کی صحبت سے فیض اٹھاتا۔ ان بزرگوں نے انہیں سکھلانے کے لیے جو ڈھنگ اختیار کیے ان میں سب سے مقدم یہ تھا کہ اس خطے کی زبان سیکھی تاکہ اپنا پیغام وہاں تک پہنچا سکیں۔ چنانچہ جتنے اولیاء اللہ اس سرزمین میں آئے یا پیدا ہوئے وہ باوجود عالم و فاضل ہونے کے عوام سے انہیں کی بولی میں باتیں کرتے تھے لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اب تک بھی اردو کا مستند نقش وہ دستیاب نہیں۔ یوں تو خواجہ معین الدین چشتی ہندوستان میں آنے والے صوفیائے کرام میں عظیم ترین بزرگوں میں سے ہیں۔

Scanned with CamScanner

جب کہ اسی زمانے دکن پہنچ کر تقریباً پندرہویں اور سولہویں صدیوں کے درمیان
قابل قدر تصانیف کا ذکر کیا جائے گا۔ مثلاً شاہ برہان الدین جانم (ارشاد نامہ)
حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (معراج العاشقین) محمد قطب شاہ کا
(کلیات محمد قلی قطب شاہ) ملا وجہی (سب رس) ابن نشاطی (پھول بن)
قاضی محمود بحری (من لگن) جعفر و جعفری (پنچھی نامہ) نصرتی (گلشن عشق)
علی عادل شاہ ثانی (کلیات شاہی) شاہ میراں جی شمس العشاق
(شہادت الحقیقت) وغیرہ۔

ہندوستان میں اردو کے شکل ابتدائی نمونے صوفیائے کرام
کے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جو مختلف تذکروں میں بکھرے ہوئے ہیں
انہیں یکجائی شکل دے کر مولوی عبدالحق صاحب نے "اردو کی
ابتدائی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام" کے نام سے شائع کیا۔
چند بزرگوں کے نام جیسے — شیخ فرید الدین شکر گنج،
شیخ حمید الدین ناگوری، شیخ شرف الدین بو علی قلندر،
امیر خسرو، حضرت گیسو دراز بندہ نواز، شیخ شرف الدین
یحییٰ منیری، شیخ بہاء الدین، شاہ برہان الدین جانم،
شیخ عبدالقدوس گنگوہی، سید میراں حسینی شاہ وغیرہ
جو ہمیشہ اردو کی ابتدائی نشو و نما میں یاد رکھے جائیں گے۔

— x —